مختلف مقامات و مختلف ادوار میں قادیانی و مسلمان
حضرات کے حضرت اقدس کیساتھ بیتے ہوئے واقعات

آپ بیتی

مصنف

ابن سرور ابوالشہید
حضرت مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب مدظلہ
شاہ عالمی مظفرگڑھی

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر

ادارہ نفیس الحسینیہ
جامع مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم
قال الله تعالیٰ فی القرآن العزیز
ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن
رسول الله وخاتم النبیین
الاحزاب
قال النبی صلی الله علیه وسلم
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

مختلف مقامات و مختلف ادوار میں قادیانی و مسلمان
حضرات کے حضرت اقدس کیساتھ بیتے ہوئے واقعات

مصنف

ابن سرور ابوالشہید

حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب مدظلہ

شاہ عالمی مظفرگڑھی

سابق طالبعلم دارالعلوم دیوبند (انڈیا)

خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینیؒ شاہ صاحبؒ و سید محمد امینؒ شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ادارہ نفیس الحسینیہ

مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

نام کتاب .... آپ بیتی

مؤلف .... ابن سرور ابو الشہید حافظ عبد الرحمٰن

طبع سوئم .... ایک ہزار

تاریخ طبع 2009ء

پرنٹرز .... صدیقی دار الکتابت

ڈیزائینگ .... حافظ محمد افضل

کمپوزنگ .... عادل شہزاد

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ

اردو بازار لاہور

Call: 042-7232536

مسجد توحید 9- بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم......اما بعد

غیر احمدی احباب کی خدمت میں عمومی اور احمدی احباب کی خدمت میں خصوصی عرض ہے کہ جن دنوں میں سیالکوٹ کے گاؤں بھڈال کی جامع مسجد میں امام اور خطیب تھا۔ ایک دن میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ تین آدمی ہمارے پاس تشریف لائے۔

آنے والے: السلام علیکم۔

عبدالرحمٰن: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بیٹھیں تشریف رکھیں۔

آنے والے: بہت اچھا۔

عبدالرحمٰن: کہاں سے تشریف لائے ہیں؟

آنے والے: سنبھڑیال کے پاس ایک گاؤں ہے وہاں سے حاضر ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن: چائے وائے، لسی، پانی، ناشتہ روٹی۔

آنے والے: بہت مہربانی کسی چیز کی طلب نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن: فرمایئے کیسے آنا ہوا؟

آنے والے: جی آپ کو دعوت دینے حاضر ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن: مجھے کس چیز کی دعوت دینی ہے؟

آنے والے: یہ کہ آپ احمدیت قبول کرلیں۔

عبدالرحمٰن: احمدیت کیا ہے؟

آنے والے: یہ کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی معہود مان لیں۔

عبدالرحمٰن: بھائی مرزا صاحب کو مسیح موعود یا مہدی معہود وہ مانے جو اس کا قائل ہو کہ مسیح موعود یا مہدی معہود نے آنا ہے میں سرے سے اس کا قائل ہی نہیں ہوں۔ نہ کسی مسیح موعود نے آنا ہے اور نہ مہدی معہود نے۔

آنے والے: آپ مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کے قائل نہیں۔

عبدالرحمٰن: جی نہیں میں اس کا قائل نہیں ہوں۔

آنے والے: حدیث شریف میں نہیں آتا کہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرما دیں گے جس کا دعویٰ ہوگا کہ میں وقت کا امام ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے۔

عبدالرحمٰن: جی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

آنے والے: حدیث شریف کی سب کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں کہ آخر زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرما دیں گے۔

عبدالرحمٰن: یہ ساری کتابیں میرے پاس موجود ہیں، کسی ایک میں دکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ آخر زمانہ میں مسیح موعود یا مہدی معہود تشریف لاویں گے۔

آنے والے: آپ ہمیں تین دن کی مہلت دیں۔ تین دن بعد ہم آپ کو دکھلائیں گے۔

عبدالرحمٰن: آپ کو تین دن کی مہلت ہے لیکن سن لیں آپ ساری زندگی حدیثیں لے کر واپس نہیں آئیں گے اور نہ کسی حدیث شریف میں سے مجھے یہ دکھا سکیں گے۔

میرے محترم احمدی اور غیر احمدی دوستو! وہ چلے گئے دن گذرتے رہے تقریباً دو اڑھائی سال کے بعد اتفاق سے میں مسجد میں اسی جگہ اپنے چند احباب کے ساتھ بیٹھا تھا کہ دو صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے ہم وہی ہیں جو آج سے دو اڑھائی سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو احمدیت کے قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ میں نے کہا اس دن تو آپ تین آدمی تھے وہ تیسرا کہاں ہے۔ کہنے لگے وہ ہمارے مربی صاحب تھے جنہوں نے آپ سے تین دن کی مہلت مانگی تھی کہ تین دن کے بعد آپ کو احادیث شریف کی کتابوں سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی حدیثیں دکھاؤں گا۔ میں نے کہا پھر آیا تو نہیں۔ کیا میں نے سچ نہیں کہا تھا کہ تین دن چھوڑیں۔ حدیثیں دکھانے آپ کبھی نہیں آئیں گے اور نہ حدیثیں دکھلا سکیں گے۔ کہنے لگے جی آپ نے سچ کہا تھا۔ میں نے کہا اب آپ کیسے تشریف لائے کہنے لگے کہ آپ کو یہ بتانے آئے ہیں کہ ہم دونوں معہ اہل و عیال بیوی بچوں کے احمدیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ ایک ساتھی نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور دوسرے ساتھی نے آیت ولکن الله یهدی من یشاء وهو اعلم بالمهتدین تلاوت کی (ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون ہدایت کے لائق ہے) میں نے دریافت کیا آخر آپ کے احمدیت

چھوڑنے کا سبب کیا ہے کہنے لگے آپ سے چلے جانے کے چار دن بعد ہم نے اس سے کہا چلیں حافظ صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود کی حدیثیں دکھائیں۔ آپ وعدہ کر کے آئے تھے کہ تین دن بعد میں آپ کو حدیثیں دکھاؤں گا لیکن اس نے آج چلتا ہوں کل چلوں گا کرتے کرتے دو سوا دو سال گزار دیئے اور تیار نہیں ہوا۔ دو ایک مہینے ہوئے، ہم نے اسے پکڑ کر بہت مجبور کیا کہ بتاؤ تو سہی آخر تو کیوں نہیں چلتا کیا واقعی جس طرح حافظ صاحب فرماتے تھے کہ کوئی حدیث نہیں ہے اور نہ کسی مسیح موعود اور مہدی معہود نے آنا ہے۔ کہنے لگا اس سلسلہ میں احادیث تو بہت ہیں اور حافظ صاحب بھی جانتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی ایک حدیث بھی مرزا صاحب پر فٹ نہیں آتی مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کا نام میرے نام پر محمد ہوگا جب کہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر عبداللہ ہوگا جب کہ مرزا صاحب کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کی والدہ کا نام میری والدہ کے نام پر آمنہ ہوگا جب کہ مرزا صاحب کی ماں کا نام چراغ بی بی المعروف گھسیٹی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی میری بیٹی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا جب کہ مرزا قادیانی مغل برادری سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کے زمانہ میں زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے جب کہ مرزا صاحب کے زمانہ میں مسلمان بجائے بڑھنے کے کم ہو گئے۔ کس طرح؟ وہ ایسے کہ ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی پہلے ہی کافر تھے مرزا صاحب نے مسلمانوں کو بھی کافر کہہ دیا۔ اب صرف مٹھی بھر قادیانی (مسلمان) ہی رہ گئے۔

حدیث شریف میں ہے کہ امام مہدی بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے اور لوگ حجر اسود کے قریب گھیر لیں گے اور اُن سے بیعت ہو جائیں گے جب کہ مرزا صاحب لوگوں سے قادیان میں بیعت لیتے رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی حج کریں گے جب کہ مرزا صاحب کو مکہ شریف دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کے زمانہ میں دولت کی فراوانی ہوگی اور وہ دولت تقسیم کریں گے اور لینے والا کوئی نہ ہوگا جب کہ مرزا صاحب ساری زندگی لوگوں سے چندہ مانگتے رہے۔

اس پر ہم نے قادیانیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا اور آپ کو خوشخبری سنانے آئے۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

(2) دوسرا واقعہ یہ ہے سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں جمعہ پڑھانے گیا۔ میرا موضوع ردِ قادیانیت تھا۔ بیان کے بعد جب نماز پڑھ لی۔ ابھی وہیں بیٹھے ہی تھے کہ دو آدمی مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں بندوق تھی اور دوسرا خالی ہاتھ۔ آتے ہی سلام کیا اور مجھ سے کہنے لگے آپ بیان فرما رہے تھے؟ جی میں بیان کر رہا تھا، کیوں کیا ہوا کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ آج احمدیوں کے خلاف تقریر ہوگی۔ ہم نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ یا مر جائیں گے یا مار دیں گے۔ ہم نے آپ کا بیان بڑے غور سے حق اور باطل میں پہچان اور تمیز کرنے کی غرض سے سنا ہے اور یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ گیا ہے۔ مار دینے کی بجائے مر گئے ہیں اور مع اہل و عیال احمدیت سے تائب ہونے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم نے احمدیت اس واسطے قبول نہیں کی تھی کہ ہمیں کوٹھی یا نوکری ملے گی بلکہ دلائل کی رُو سے اسے حق جانتے ہوئے۔ لیکن آپ نے جو دلائل احمدیت کے باطل ہونے کے دیئے ہیں۔ انہیں سن کر ہم صحیح نتیجے پر پہنچ گئے۔ لہٰذا تجدید ایمان کی غرض سے ہمیں دوبارہ کلمہ شریف پڑھائیں۔ جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

(3) تیسرا واقعہ یہاں مدرسہ میں میرے پاس ایک نوجوان کو لے آئے جس کے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے۔ ان میں ایک اس نوجوان کا بھائی بھی تھا۔ مجھ سے کہنے لگے، اس میرے بھائی نے بدقسمتی سے احمدیت اختیار کر لی ہے۔ اس وقت یہ معہ اپنے اہل و عیال ربوہ میں رہتا ہے۔ انہوں نے اُسے ایک کوٹھی اور ملازمت بھی دے رکھی ہے۔ ہم بڑی منت سماجت کر کے اسے آپ کے پاس لاتے ہیں اسے کچھ سمجھائیں شاید اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے۔ میں نے کہا اگر یہ دلائل کی رُو سے احمدی ہوا ہے تب تو انشاء اللہ العزیز واپس آ جائے گا کیونکہ دلائل کا مقابلہ دلائل کرتے ہیں اور اگر یہ احمدی ہوا ہے کوٹھی اور نوکری کی غرض سے پھر مشکل ہے کیونکہ نوکری کا مقابلہ نوکری اور کوٹھی کا مقابلہ کوٹھی کرتی ہے اور وہ ہمارے پاس نہیں۔

خیر پہلے دن اس سے 6 گھنٹے بات ہوتی رہی، کہنے لگا میں کل اکیلا حاضر ہوں گا۔ دوسرے دن اس سے تین گھنٹے بات ہوئی۔ کہنے لگا، کل آؤں گا۔ تیسرے دن اس سے پھر تین گھنٹے بات ہوئی، کہنے لگا کل پھر آؤں گا۔ چوتھے دن پھر تین گھنٹے بات ہوئی کہنے لگا کل پھر آؤں گا۔ پانچویں دن آتے ہی رونے بیٹھ گیا کہتا ہے۔ حافظ صاحب یہ جو کچھ آپ نے مجھے دکھایا، بتایا اور سمجھایا ہے، یہ ہر احمدی غیر احمدی کو کس طرح دکھایا، بتایا اور سمجھایا جائے تا کہ احمدی احباب واپس آ جائیں اور غیر احمدی، احمدی ہونے سے محفوظ ہو جائیں۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

(4) چوتھا واقعہ یہاں ٹاؤن شپ میں مجھے ایک لڑکے نے کہا، احمدی احباب اپنی کوٹھی میں ماہانہ اجتماع کرتے ہیں جس میں احمدی غیر احمدی کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔ میں نے کہا اب جب ان کا اجتماع ہو تو مجھے وہاں لے جانا۔ ایک دن مغرب کی اذان سے چند منٹ پہلے میرے پاس آیا اور کہا کہ آج بعد مغرب ان کا اجتماع ہے، میں نے کہا مغرب کی نماز کے بعد مجھے بھی لے چلنا۔ نماز کے بعد آیا، اور مجھے وہاں لے جا کر کوٹھی کے گیٹ پر چھوڑ دیا۔ میں اندر چلا گیا، ابھی ان کا پروگرام شروع نہیں ہوا تھا۔ چار کرسیاں اور دو میزیں رکھی تھیں، میں جا کر خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد ان کا پروگرام شروع ہوا۔ باقی تین کرسیوں پر اور تین شخص بیٹھ گئے۔ مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا آپ کون ہیں، کرسی پر کیوں بیٹھ گئے ہو، احمدی ہو یا غیر احمدی۔ کافی مجمع تھا ایک آدمی کھڑا ہوا اور یہ اعلان کیا کہ سب سے پہلے تلاوت قرآن ہوگی، پھر اس کا ترجمہ ہوگا، پھر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی، پھر سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر ہوگی، پھر احمدیت کا تعارف کرایا جائے گا، پھر سوال جواب کا وقت دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احمدیت کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا۔ ہم پر ظلم کیا گیا ہے، ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں، پھر بھی ہمیں کافر کہا جاتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل دیئے، پھر آخر میں کہا کسی نے سوال کرنا ہو تو کھڑا ہو جائے۔ سوال کرے ہم اسے جواب دیں گے۔ میں کھڑا ہونے ہی لگا تھا کہ معاً میرے سامنے ایک اور آدمی کھڑا ہوا، اسے دیکھ کر میں بیٹھنے لگا۔ اس نے مجھے آواز دی، آپ سوال کریں، میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں آپ سوال کریں۔ میں آپ کے بعد سوال کروں گا۔ میرا ایک سوال نہیں کئی ہیں۔ وہ کھڑا ہو کر کہنے لگا آپ اپنے بیان میں فرما رہے تھے کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں اور اپنی تبلیغ کی بہت تعریف کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تبلیغی جماعت پوری دنیا میں پہنچ رہی ہے، سال سال کے واسطے جماعتیں نکل رہی ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنے خرچ پر۔

مربی صاحب نے فرمایا یہ تو شتر بے مہار کی طرح پھر رہے ہیں۔ ہم تو ایک امیر کے ماتحت چلتے ہیں اور اس پر مربی صاحب نے لمبی چوڑی اپنی تبلیغ کی تعریف کی وہ شخص سنتا رہا اور ٹھیک ہے جی کہہ کر بیٹھ گیا۔ اب میں کھڑا ہوا اور سوال کرنے والے سے کہا بھائی ذرا کھڑا ہو جا۔ کھڑا ہو جا بتا تو کون ہے؟ احمدی یا غیر احمدی سچ بتا، مجھے تو احمدی لگتا ہے۔ سچی بات بتا جھوٹ نہ بولنا۔ سر ہلاتے ہوئے وہ کہتا ہے ہاں ہاں، ہوں تو میں احمدی۔ میں نے کہا دیکھا میں نے تاڑ لیا، بھانپ گیا کہ آپ احمدی ہیں۔ اگر آپ غیر احمدی ہوتے ''ٹھیک ہے'' کہہ کر نہ بیٹھتے

بلکہ ٹھوک کر دندان شکن جواب دیتے کہ اس کی زبان کٹ جاتی اور گونگا ہو کر رہ جاتا۔ اب میں نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور اپنی تقریر شروع کی۔ اور کہا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ ہم مظلوم ہیں۔ مظلوم تم ہو یا ہم۔ ربوہ اسٹیشن پر ہمارے بچوں کو گاڑی کے ڈبوں سے کھینچ کر باہر پلیٹ فارم پر لا کر تم نے نہیں پیٹا تھا؟ (پیٹا تھا)

ظفر اللہ خاں کی وزارت خارجہ کے زمانہ میں دوران تحریک لاہور میں دس ہزار آدمی کو گولیوں سے چھلنی نہیں کرایا تھا۔

کوئٹہ کی بشریٰ فاطمہ کے بھائی طارق سعید نے اپنی بہن کو صرف اس لئے قتل کیا تھا کہ یہ احمدیت کیوں نہیں قبول کرتی۔

کراچی مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کے خطیب مفتی غلام قادر صابری کو ایک درجن احمدیوں نے مسجد میں داخل ہو کر زدوکوب کیا حتیٰ کہ مولانا بے ہوش ہو گئے۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے قاری صاحب کو مسجد میں داخل ہو کر تم نے شہید نہیں کیا تھا۔

ایسے بیسوں واقعات ہیں۔ بتایئے مظلوم ہم ہیں یا تم۔ فرماتے ہیں ہمیں کافر کہا جاتا ہے حالانکہ ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سنئے کیا ہم نماز نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے، زکوٰۃ نہیں دیتے، ہمیں تم کیوں کافر کہتے ہو۔

<u>مرزا صاحب کہتے ہیں:</u>

(1) ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ بحوالہ تذکرہ مجموعہ الہامات و مکاشفات جناب مرزا صاحب صفحہ 607 حقیقۃ الوحی صفحہ 167 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 167)

(2) جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا او رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 129 تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، ایم اے)

(3) جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382، نزول المسیح صفحہ 6 تصنیف جناب مرزا غلام احمد صاحب)

(4) ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو تو مانتا ہے۔ مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام

سے خارج ہے۔ (بحوالہ کلمۃ الفصل صفحہ 110/20 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

(5)(ا) یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں۔ اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔(2) یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خاں کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔(3) یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔(4) یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمتِ الٰہی کا دروازہ بند ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ 125/35 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(6) آپ (یعنی مرزا صاحب) کے مبعث کئے جانے کی یہ غرض نہ تھی کہ لوگ آپ کو مسلمان سمجھ لیں اور بس۔ بلکہ یہ تھی کہ آپ کو قبول کریں اور آپ مسلمان را مسلمان باز کردند کے مطابق مسلمان کہلانے والوں کو سچے اور حقیقی مسلمان بنائیں پس حضرت مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا کو جو مجھے مسلمان کہہ لے وہ پکا مسلمان ہو جاتا ہے بلکہ یہی کہا کہ جو مجھے مانے گا اور قبول کرے گا وہی مسلمان ہوگا''۔

(اخبار الفضل قادیان جلد 2 نمبر 46 مورخہ 21 دسمبر 1918ء)

(7)''آپ نے یعنی مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان جلد 6 نمبر 4 اپریل 1911ء)

(8)''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔

(بحوالہ آئینہ صداقت صفحہ 35 از مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان)

(9) حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنے لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ (انوارِ خلافت صفحہ 93-94 تصنیف مرزا بشیر الدین)

(9-A) غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئی ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 169 تصنیف مرزا بشیر الدین محمود احمد)

(10) مرزا صاحب سے سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو۔ پھر اگر نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(ملفوظات احمدیہ جلد چہارم صفحہ)

(11) صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔

(بحوالہ مورخہ 11 اگست 1901ء اخبار الحکم ارشاد جناب مرزا صاحب ملفوظات جلد 2 صفحہ 321)

(12) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے۔ اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں۔ جائز نہیں۔

(انوارِ خلافت صفحہ 89 از مرزا بشیر الدین محمود)

(13) اخبار الفضل میں سوال ہوا: کیا کسی کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو۔ یہ کہنا جائز ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔ جواب: غیر احمدیوں کا کفر بالکل ثابت ہے اور کفار کے لئے دعاء مغفرت جائز نہیں۔ (اخبار الفضل جلد 8 نمبر 59 ماہ فروری 1921ء)

(14) ''میری کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعووں کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 547، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547 از مرزا غلام احمد صاحب)

(15) اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔

(انوار اسلام صفحہ 31 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا غلام احمد صاحب)

(16) دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا غلام احمد صاحب)

کیوں صاحب ہم نے تو آپ کو صرف کافر کہا یہ بازاری گالیاں تو آپ کو نہیں دیں۔ آپ نے تو ہمیں کافر کہنے کے ساتھ گالیاں بھی دیں اور پھر ہم نے صرف آپ کو تو کافر نہیں کہا بلکہ جس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا اس کو بھی کافر کہا۔

کیا مرزا صاحب نے چراغدین جموں والے کو جماعت سے اسی واسطے نہیں نکال دیا کہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کی مدد کیلئے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 34، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239 از مرزا غلام احمد صاحب)

یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ دین نے دعویٰ کیا ہے۔ جائے غیرت ہے کہ ایک شخص میرا مرید کہلا کر یہ ناپاک کلمات منہ پر لاوے۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 241 از مرزا غلام احمد صاحب) ...... یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 241 از مرزا غلام احمد صاحب) میں نہیں جانتا کہ وہ کس بات میں مجھے مدد دینا چاہتا ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 37، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 242 از مرزا غلام احمد صاحب)

پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعوی سے ہمیشہ کے لئے مستعفی نہ ہو جائے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 37، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 242 از مرزا غلام احمد صاحب)

افسوس کہ اس نے بے وجہ اپنی تعلّی سے ہمارے سچے انصار کی ہتک کی ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 37، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 242 از مرزا غلام احمد صاحب)

خدا کے نزدیک وہ لوگ قابل تعریف ہے جو سالہائے دراز سے میری نصرت میں مشغول ہیں اور میرے نزدیک اور میرے خدا کے نزدیک ان کی نصرت ثابت ہو چکی ہے۔ مگر چراغدین نے کونسی نصرت کی اس کا تو وجود اور عدم برابر ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 37، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 242 از مرزا غلام احمد صاحب)

جناب مربی صاحب: ابھی آپ یہ فرما رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مہدی کے زمانہ میں رمضان شریف میں چانداور سورج کو گرہن لگے گا۔ مرزا صاحب کے زمانے میں آپ کی صداقت کے لئے رمضان شریف میں چانداور سورج کو گرہن لگا تھا۔ جناب یہ بھی سرتاپا غلط ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی نہیں فرمایا کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان شریف کے اندر چانداور سورج گرہن لگے گا۔

میری اس بات پر مربی صاحب فرمانے لگے، حافظ صاحب یہ حدیث دارقطنی میں موجود ہے۔ میں نے کہا یہ میرے ہاتھ میں دارِقطنی ہے۔ جلد 2 صفحہ 65 پر لکھا ہے: غور سے سنئے ''**عن محمد بن علی قال ان لمهدینا ایتین لم تکونا منذ خلق المسوات ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا مذ خلق السموات والارض**''

ترجمہ: محمد بن علی فرماتے ہیں ہمارے مہدی کی دونشانیاں ہیں جب سے زمین آسمان پیدا ہوئے ہیں وہ ظاہر نہیں ہوئیں چاند گرہن رمضان کی پہلی رات لگے گا اور سورج گرہن رمضان کے نصف یعنی آدھے میں لگے گا۔

مربی صاحب آپ نے فرمایا ہے۔ یہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے حالانکہ یہ محمد بن علی کا قول ہے، حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ تمام محدثین کے نزدیک یہ قول ضعیف ہی نہیں بلکہ موضوع ہے، باطل ہے۔ تیسری بات یہ کہ اس میں ہے چاند گرہن رمضان شریف کی پہلی رات کو لگے گا اور سورج گرہن رمضان کے نصف یعنی آدھے میں لگے گا۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں چاند گرہن بجائے پہلی رات کے تیرہ کی رات کو لگا تھا اور سورج گرہن بجائے آدھے رمضان کے اٹھائیس کی رات کو لگا تھا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ امام محمد بن علی کا قول ہے کہ جس طرح مہدی کے زمانہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن لگے گا اس سے پہلے جب سے چاند سورج پیدا ہوئے ہیں کبھی نہیں لگا اور نہ لگے گا یعنی پہلی رمضان کو چاند گرہن اور نصف رمضان کو سورج گرہن۔ لیکن مربی صاحب کان کی کھڑکیاں کھول کر سن لیں۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں جس طرح امام محمد بن علی کی روایت میں ہے اس کے مطابق قطعاً ہرگز نہیں لگا۔

روایت میں ہے چاند گرہن پہلی رمضان اور سورج گرہن آدھے رمضان میں لگے گا اور مرزا صاحب کے زمانہ میں چاند گرہن تیرہ رمضان اور سورج گرہن اٹھائیس رمضان کو لگا تھا۔

مربی صاحب ذرا غور سے سنیں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر خود فیصلہ کریں کہ چانداور سورج گرہن روایت کے مطابق لگا ہے یا خلاف اور مرزا صاحب نے کس قدر ہیر پھیر سے کام لیا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں:

کہ تیرہ سو برس میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا (تحفہ گولڑویہ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 142 از مرزا غلام احمد صاحب) اور فرماتے ہیں ''چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی موعود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا (حقیقۃ الوحی صفحہ 202/195 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا غلام احمد صاحب) اور لکھتے ہیں کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔ یعنی تیرہ سو برس میں کئی لوگوں نے محض افترا کے طور پر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا بلکہ لڑائیاں بھی کیں مگر کون ثابت کرسکتا ہے کہ اُن کے وقت میں چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں دونوں جمع ہوئے تھے (حقیقۃ الوحی صفحہ 196/203-204 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203-204 از مرزا غلام احمد صاحب) مگر یہ بیانات محض اجلہ فریبی ہیں۔ جب وہ خود لکھتے ہیں کہ خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے 13-14-15 کو اور سورج گرہن کے لئے 27-28-29 کو تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 331/47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 331 از مرزا غلام احمد صاحب) اور مرزا صاحب کے وقت میں بھی اسی عادت مستمرہ کے مطابق (چاند کا اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں رمضان کے مہینہ میں ہوگا۔) (تحفہ گولڑویہ صفحہ 50 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 132 از مرزا غلام احمد صاحب) تو پھر یہ ایک معمولی اور استمراری چیز ہوگئی۔ مہدویت کا نشانِ صدق نہ رہا۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کا یہ لکھنا سخت مہمل ہے کہ تیرہ سو برس میں میرے سوا یہ نشان کسی کے لئے ظاہر نہ ہوا۔

اسی طرح مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی سخت لغو ہے کہ ''اس گرہن کے وقت میں مہدی موعود ہونے کا کوئی مدعی زمین پر بجز میرے نہیں تھا'' کیونکہ مرزا صاحب کے ہی زمانہ میں محمد احمد مہدی سوڈان میں اپنے مہدی ہونے کا نقارہ بجا رہا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ محمد احمد سوڈانی نے مارچ 1894ء مطابق رمضان 1311ھ کے اجتماع کسوفین کو مرزا صاحب کی طرح اپنی مہدویت کا نشان قرار نہیں دیا اور نہ اس نے ان کی طرح صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں شائع کئے لیکن اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک یہ کہ 1894ء کے کسوفین میں کوئی قدرت اور خصوصیت نہیں تھی۔ دوسرے یہ کہ محمد احمد ایک عملی آدمی تھا۔ مرزا صاحب کی طرح اس کی مہدویت کی ساری

کائنات پروپیگنڈا بازی نہیں تھی کہ وہ بھی کاغذی گھوڑے دوڑاتا اور جھوٹا پروپیگنڈا کرتا۔مرزا صاحب کا یہ بیان بھی ناقابل التفات ہے کہ یہ دونوں نشان میرے سوا کسی مدعی نبوت یا رسالت کے واسطے جمع نہیں ہوئے۔'' کیونکہ کتاب حدائق النجوم (صفحہ 702-707) اور اسٹرونومی مؤلفہ مسٹر نارمن لوکیٹر (صفحہ 102) اور مسٹر کیتھ کی کتاب ''یوز آوف دی گلوبس'' (صفحہ 273-276 جدول کسوف وخسوف) کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں (18ھ سے 1312ھ تک) ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع کسوفین ہوا۔اور قارئین کرام معروف کتاب ''ائمہ وتلبیس'' کے مطالعہ سے معلوم کرسکتے ہیں کہ ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیانِ نبوت ومہدویت ہر قرن میں مسندِ تزویر پر بیٹھ کر خلقِ خدا کو گمراہ کرتے رہے۔

ایران میں مرزا محمد علی باب نے 1260ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا۔اس کے ساتویں سال یعنی رمضان 1267ھ مطابق جولائی 1851ء میں 13، اور 28 رمضان کو خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا۔اور اس کے مارے جانے کے بعد اس کے دونوں جانشین صبحِ ازل اور بہاء اللہ بھی مہدویت اور مقام من یظہرہ اللہ کے مدعی تھے پس مرزا صاحب کا یہ زعم کہ 1894ء کا اجتماع کسوفین میری مہدویت کا نشان تھا انتہا درجہ کی جسارت اور دیدہ دلیری ہے۔

مربی صاحب آپ فرمارہے تھے کہ مرزا صاحب کو سچے خواب آتے اور الہام ہوتے تھے۔سنئے یہ کوئی ضروری نہیں کہ جسے سچے خواب آئیں اور الہام ہوں وہ ضرور نبی یا مہدی ہو مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں۔اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا م تھا۔انہوں نے ہمارے رُوبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا اُن کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں۔اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آگئیں۔ چنانچہ عین اس رسالہ کی تحریر کے وقت ایک قادیان کا ہندو میرے پاس آیا جو قوم کا کھتری تھا اس نے بیان کیا کہ فلاں سب پوسٹماسٹر کو میں نے دیکھا تھا کہ تبدیلی اس کی ہوکر پھر ملتوی رہ گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 5،مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 5 جلد 22 از مرزا غلام احمد صاحب)

پھر یہ کہ مرزا صاحب کے کتنے خواب اور الہام سو فیصد جھوٹے ثابت ہوئے اور یہ جناب مرزا صاحب کی کتب سے ثابت ہے۔ مربی صاحب آپ فرمارہے تھے کہ مرزا صاحب کی پیشن گوئیاں سچی ثابت ہوئی ہیں۔ مربی صاحب آپ غلط فہمی کا شکار ہیں یا پھر عملاً حق پہ پردہ ڈال رہے ہیں۔ مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی سب جھوٹی نکلی ہیں۔

(1) مرزا صاحب نے کہا عبداللہ آتھم آج سے پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا مگر وہ نہیں مرا۔

(2) مرزا صاحب نے کہا تھا محمدی بیگم سے میری شادی ضرور ہوگی وہ نہیں ہوئی۔

(3) مرزا صاحب نے کہا تھا عنقریب میری کسی بیوہ سے شادی ہوگی وہ نہیں ہوئی۔

(4) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ بابرکت عورتوں سے میری شادی ہوگی بابرکت چھوڑ کر کسی بے برکت سے بھی مرزا صاحب کی شادی نہیں ہوئی۔

(5) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میری تیسری شادی ہونے والی ہے اور ارادہ ربانی میں جوش پایا جاتا ہے وہ جوش ایسا ٹھنڈا ہوا کہ مرزا صاحب دنیا سے چل بسے لیکن تیسری شادی نہیں ہوئی۔

(6) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ عبدالحکیم پٹیالوی میری زندگی میں میرے سامنے مرے گا حالانکہ مرزا صاحب خود اس کی زندگی میں اس کے سامنے مر گئے اور وہ مرزا صاحب کے مرنے کے بیس سال بعد تک زندہ دندناتا رہا۔

(7) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے ہیضہ سے مرے گا (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 579،578) بجائے مولوی ثناء اللہ کے مرنے کے خود مرزا صاحب ہیضہ سے مر گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب چالیس سال مرزا صاحب کے مرنے کے بعد دندناتا رہا۔

(8) مرزا صاحب نے کہا میں نے اپنے مخالفوں پر طاعون پڑنے کیلئے میں نے دعا کی تھی کہ یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ 235 ،مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 235 جلد 22 از مرزا صاحب) اور طاعون کبھی دور نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ اپنی اصلاح نہ کرلیں۔ (تبلیغ رسالت جلد 10 صفحہ 132) لیکن بڑے مخالفوں میں سے طاعون سے کوئی بھی نہیں مرا بلکہ بجائے بڑے بڑے مخالفوں کے مرنے کے مرزا صاحب کی جماعت میں طاعون پھیل گیا اور ہزاروں احمدی طاعون سے مر گئے حتیٰ کہ مرزا صاحب کو یہ کہنا پڑا۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھالے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 353)

(9) مرزا صاحب نے کہا تھا کہ خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب

تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔یعنی جب تک وہ خدا کے معمور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 225/21،روحانی خزائن صفحہ 225 جلد 18 از مرزا غلام احمد صاحب)

لیکن طاعون دنیا سے رخصت ہوگئی اور مرزا صاحب کی طرف کسی نے دیکھا بھی نہ.........۔

(10) مرزا صاحب نے کہا اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 225/21،مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 225 از مرزا غلام احمد صاحب) لیکن طاعون قادیان میں اتنے زور سے آئی (مکتوبات احمدیہ جلد 5 صفحہ 131 از مرزا صاحب) کہ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 صفحہ 112 از مرزا غلام احمد صاحب)

(11) مرزا صاحب نے کہا کہ میرے گھر کی چار دیواری میں طاعون داخل نہیں ہوگا(تبلیغ رسالت صفحہ 132) لیکن مرزا صاحب کے گھر کی چار دیواری میں طاعون اس قدر زور سے داخل ہوا کہ مرزا صاحب کو گھر چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور قادیان سے باہر جا کے ایک باغ میں ڈیرا ڈالا۔

(مکتوب نمبر 93،مکتوب پنجم اول 12 مئی 1905ء صفحہ 39)

مربی صاحب مرزا صاحب نے رب تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں رو رو کے دعا مانگی ''اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری جانا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا، مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ حرام خور لوگوں کا مال کھانے والا،وعدوں کا تخلف کرنے،حقوق کو تلف کرنے والا،لوگوں کو گالیاں دینے والا،عہدوں کو توڑنے والا اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا اور شریر اور خونی ہے۔سوائے میرے خدا مولا قادر اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور سے یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اگر میں اس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جن کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو۔جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔اگر چہ اے میرے خداوند یہ سچ ہے کہ تیرے نشان انسانی ہاتھوں سے بھی ظہور میں آتے ہیں لیکن اس وقت میں اسی بات کو اپنی سچائی کا معیار قرار دوں گا کہ وہ نشان انسانوں کے

تصرفات سے بالکل بعید ہو، تاکہ کوئی دشمن اس کو انسانی منصوبہ قرار نہ دے سکے۔ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری 1900ء عیسوی سے شروع ہو کر دسمبر 1902ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے۔ میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے اوپر لگائے جاتے ہیں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 380 تا 383، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 508 تا 511 از مرزا غلام احمد صاحب)

لیکن کوئی آسمانی نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر نہیں فرمایا جناب مربی صاحب کس قدر زور و شور سے دعا کی لیکن یہ دعا بھی رد ہوئی۔ قبول نہ ہو کر ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب میں وہ سب عیب موجود ہیں جو عیب لوگ بیان کرتے ہیں۔

مربی صاحب مرزا صاحب خود فرماتے ہیں، پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں، میرا بھی دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی سو پیشگوئی میں سے ایک بھی سچی نکلے تو میں مرزا صاحب کو سچا مان لوں گا۔

اس پر میرے سامنے بیٹھا ایک احمدی دوست کہنے لگا۔ اب ہم سے مناظرہ کرلیں۔ میں نے کہا میں حاضر ہوں، ابھی مناظرہ شروع کر دیں۔ اس پر مربی صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ انکار کے رنگ میں ہلائے اور فرمایا میں مناظرہ نہیں کرتا۔ دوسرا شخص بولا حافظ صاحب بہت دیر ہو گئی ہے۔ آپ نے بہت سے سوال کئے ان کا جواب ہم سے اتنے تھوڑے وقت میں نہیں دیا جا سکتا، پھر آپ کو کبھی موقع دیں گے۔ اب ہم نے کھانا بھی کھانا ہے۔ اس پر میں نے وآخر دعوانا کہا اور کوٹھی سے باہر آ گیا۔ میرے پاس کوٹھی سے باہر بہت سے نوجوان آ گئے اور کہنے لگے۔ آج پتہ چلا ہے کہ احمدیت کیا ہے۔ ایک کہنے لگا مربی صاحب نے فرمایا تھا کہ پھر احمدیت کا تعارف کرایا جائے گا، واقعی خوب تعارف ہو گیا۔ کچھ نوجوان کہنے لگے۔ آپ کہاں رہتے ہیں؟ میں نے اپنا پتہ بتلایا اور وہاں سے چل پڑا۔ اگلے دن صبح ہوتے ہی میرے پاس بہت سے احباب پہنچ گئے اور کہنے لگے۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ آپ کے بیان سے ہم احمدیت اختیار کرنے سے محفوظ ہو گئے ہیں۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

یونہی پسرور کے پاس لوہارکی کے نام سے ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے جناب قاری صالح صاحب میرے پاس

تشریف لائے اور فرمانے لگے، آج ہمارے گاؤں میں ایک احمدی مربی سے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مناظرہ ہونا طے پایا ہے لہٰذا آپ چلیں اور اس سے مناظرہ کریں۔ مناظرہ بعد نمازِ مغرب ہوگا اور پورے علاقہ میں اعلان ہو چکا ہے۔ میں نے قاری صاحب سے کہا یہ کتابیں آپ لے چلیں، میں انشاءاللہ العزیز نماز مغرب وہیں پڑھوں گا۔ چنانچہ ہم کوئی دس آدمی پہنچ گئے۔ بہت بڑا مجمع تھا۔ دیہاتوں سے بہت لوگ آئے ہوئے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر میں نے مربی صاحب سے کہا آئیں شرائط مناظرہ طے کرلیں۔ مربی صاحب کہنے لگے شرائط تو طے ہو چکے ہیں۔ ایک تحریر میرے پاس موجود ہے اور اس کی نقل قاری صاحب کے پاس ہے۔ میں نے کہا فرماویں کیا شرائط ہیں۔ کہنے لگا، آپ قرآن شریف سے کوئی ایک آیت پڑھیں جس کا ترجمہ ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ میں نے کہا آپ نے ایک آیت کا مطالبہ کیا ہے میں آپ کو دو پڑھ کر سناتا ہوں، میں نے کتاب ہاتھ میں لی اور دونوں آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

پہلی آیت: هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (سورۃ آیت پارہ) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ صفحہ 593 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ ، تذکرہ صفحہ 601 از مرزا غلام احمد صاحب)

دوسری آیت: **عسی ربکم ان یرحمکم علیکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جهنم للکفرین حصیرا** خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیاتِ بینہ سے کھل گیا اس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلالِ الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کردے گا۔

جب میں دونوں آیتیں اوران کا ترجمہ سنا چکا تو مربی صاحب نے فرمایا یہ کتاب ہے یا قرآن۔ میں نے کہا ہے تو یہ کتاب پر لکھی تو اس میں قرآن کی آیتیں ہیں کیا خیال ہے قرآن کی آیتیں قرآن شریف میں ہوں تو وہ قرآن کی آیتیں مانی جائیں گی اور اگر کسی کتاب میں ہوں تو قرآن کی آیتیں نہیں کہلائیں گی۔

ہاں تو یہ تو کہہ سکتا ہے کہ ترجمہ غلط کیا ہے یہ ترجمہ جو آپ نے کیا ہے درست نہیں ہے۔ آیت میں نہ عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے، نہ ان کا آسمان پر جانے اور آنے کا ذکر ہے۔ میں نے کہا اگر ترجمہ درست ہے تو آپ کا مطالبہ پورا ہو گیا آپ اپنی شکست مان لیں اور اگر ترجمہ غلط ہے تو آیئے آپ میں اور یہ سارا مجمع مل کر پندرہ منٹ ترجمہ کرنے والے کو گالیاں دیں۔ بڑا بے ایمان ہے، محرف قرآن ہے، لعنتی ہے، خدا سے بے خوف ہے۔

بس میرا یہ کہنا تھا کہ مربی صاحب نے سر دو زانو میں کر کے ایسی چپ سادھ لی کہ خدا نہ کرے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ پندرہ منٹ تک میں بار بار کہتا رہا۔ مربی صاحب فرمایئے کیا ارادہ ہے، مطالبہ پورا ہو گیا یا ترجمہ کرنے والا لعنتی بے ایمان محرف قرآن ہے۔ لوگ کہنے لگے حافظ صاحب اسے کیا ہو گیا ہے۔ یہ پتھر بنا بیٹھا ہے۔ نہ ہلتا ہے نہ چلتا ہے، نہ بولتا چلتا ہے۔ نہ دیکھتا ہے۔ میں نے کہا یہ ٹھیک ٹھاک ہے، اسے کچھ نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ یہ ترجمہ مرزا صاحب کا کیا ہوا ہے اور یہ کتاب بھی مرزا صاحب کی ہے۔ پھر کیا تھا نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ حیات عیسیٰ زندہ باد ختم نبوت زندہ باد۔ لوگوں نے مجھ سے کہا حافظ صاحب آپ ردِ قادیانیت پر کچھ تقریر بھی سنا دیں تو میں نے پھر دو گھنٹے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تقریر کی۔

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

پروفیسر غلام جیلانی برق نے ردِ قادنیت پر ایک کتاب حرف محرمانہ تصنیف کی تھی اس کا جواب قاضی نذیر احمد صاحب احمدی لائل پوری نے تحقیق عارفانہ کے نام سے کتاب شائع کی تھی چونکہ حرف محرمانہ میرے پاس تھی۔ میں تحقیق عارفانہ خریدنے کے واسطے ربوہ قاضی صاحب کے پاس گیا۔ قاضی صاحب اپنے دفتر میں بیٹھے تھے۔ قاضی صاحب نے مجھے دیکھا تو آیئے حافظ صاحب کیا حال ہے؟ الحمد للہ ٹھیک ہوں۔

قاضی صاحب آپ کی طبعیت کیسی ہے؟ جواب دیا کہ کئی دن سے کھانسی کا شکار ہوں۔ اللہ خیر کرے۔

خیر، خیریت معلوم کرنے کے بعد قاضی صاحب فرمانے لگے۔ حافظ صاحب میں نے آپ کے ''ٹریکٹ دس ہزار روپے کا نقد انعام'' کا جواب دیا ہے وہ آپ کو مل گیا ہے کیا۔ جی قاضی صاحب مل گیا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہوا ہے کہ آپ نے محنت بھی کی مگر انعام پورا نہ پایا کیونکہ آپ نے صفحہ 33 پر لکھا ہے کہ میں نے آدھا

جواب دے دیا ہے اور 5000 روپے انعام کا حقدار ہوں۔

قاضی صاحب آپ ایک شق کا جواب دے کر آدھا انعام 5000 لینے پر کیوں راضی ہوئے، جواب بھی پورا میری دونوں شقوں کا دو اور انعام بھی پورا دس ہزار لو۔ قاضی صاحب مجھے آپ کی اس بات پر ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ وہ یہ کہ ایک نوجوان کی نگاہ شہزادی پر پڑی تو دل ہار بیٹھا۔ رات دن اس کے ساتھ شادی کرنے کے خواب دیکھتا رہتا جس طرح مرزا صاحب محمدی بیگم کے ساتھ شادی کرنے کے خواب دیکھتے رہتے تھے۔ ہر وقت ہر دوست سے یہی تذکرہ کرتا رہا۔ ایک دفعہ چند دوستوں نے دریافت کیا، ہاں بھائی وہ تیری شادی کا کیا بنا، کہنے لگا آدھا کام ہو گیا ہے، پوچھا وہ کیا تو کہنے لگا میں تو تیار ہوں مگر وہ تیار نہیں۔ قاضی صاحب سچ تو یہ ہے کہ آپ کا یہ کہنا کہ حافظ صاحب کی ایک شق کا جواب تو دے دیا ہے اور آدھے انعام پانچ ہزار روپے کے تو ہم مستحق ہیں، بہت بڑی شکست ہے۔ میں نے کہا قاضی صاحب آپ تو حیات عیسیٰ علیہ السلام کو روتے ہو کہ دو ہزار سال سے کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ مرزا صاحب تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی چودہ سو سال پہلے ہوئے ہیں کیا مرزا صاحب نے رسالہ نورالحق میں نہیں لکھا کہ ''یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہیں اور **لم یمت** نہیں مرا، **ولیس من المتین** اور نہیں ہر مردوں میں سے۔''

(نورالحق صفحہ 68-69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 142-143 از مرزا غلام احمد صاحب)

پھر یہی حیات موسیٰ علیہ السلام کے متعلق حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں اور یہ قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **فلا تکن فی مریۃ من لقائہ** معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں شک نہ کر۔ اگر موسیٰ علیہ السلام مرے ہوتے تو نبی علیہ السلام سے کبھی ملاقات نہ کرتے کیونکہ مرے ہوئے زندوں سے نہیں ملا کرتے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا غلام احمد صاحب)

اس وقت دفتر میں لاہور سے آئے ہوئے تقریباً بیس کے قریب مہمان بھی بیٹھے ہوئے تھے اور بڑے غور سے قاضی صاحب کی اور میری گفتگو سن رہے تھے۔ قاضی صاحب نے منہ بنایا اور پریشانی کے عالم میں الماری سے نورالحق اور حمامۃ البشریٰ نکالنے لگے۔ میں دیکھ رہا تھا، کئی دفعہ نورالحق اور حمامۃ البشریٰ ہاتھ میں لی اور پھر رکھ

دی گویا حواس باختہ ہو چکے تھے۔ میں نے کہا قاضی صاحب کیا نور الحق اور حمامۃ البشریٰ نہیں مل رہی۔ مجھ سے پوچھیں یہ دونوں کتابیں روحانی خزائن کی کون کون سی جلد میں ہیں۔ قاضی صاحب نور الحق آٹھویں جلد میں ہے اور حمامۃ البشریٰ ساتویں جلد میں ہے۔ اس پر بجائے کتابیں نکالنے کے کہنے لگے۔ مرزا صاحب تمہیں چکر میں ڈال گئے ہیں۔ میں نے کہا قاضی صاحب ہمیں چکر میں نہیں ڈالا بلکہ خود بھی بری طرح پھنسے اور تمہیں بھی بری طرح پھنسایا۔ قیامت تک تم نہیں نکل سکتے۔ فرمانے لگے وہ کیسے میں نے کہا کان کی کھڑکیاں کھول کے آپ بھی سنیں اور آپ کے یہ مہمان بھی سنیں۔ جناب مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام زندہ تھے تو ملاقات ہوئی، اگر موسیٰ علیہ السلام مرے ہوئے ہوتے تو ملاقات کیسے ہوتی۔ کیوں کہ مرے ہوئے زندوں کو نہیں ملا کرتے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا غلام احمد صاحب)

میں نے کہا ٹھیک ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔

میں نے کہا، اب سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں بار ہا دیکھا ہے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) ایک بار میں نے اور مسیح علیہ السلام نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا ہے (تذکرہ صفحہ 441 طبع دوم، تذکرہ صفحہ 427 طبع سوم، تذکرہ صفحہ 349 طبع چہارم از مرزا غلام احمد صاحب) قاضی صاحب فرمائیے۔ یہ مرے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام زندہ مرزا صاحب کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کیسے کھا رہے ہیں؟ قاضی صاحب ایک دفعہ چند عیسائی مرزا صاحب کے پاس آئے اور کچھ سوال و جواب ہوئے۔ عیسائیوں نے سوال کیا، مسیح کو آپ نے کس طور سے دیکھا ہے۔ آیا جسمانی رنگ میں دیکھا ہے، مرزا صاحب نے فرمایا ہاں جسمانی رنگ میں اور عین حالت بیداری میں دیکھا ہے۔

فرمائیے قاضی صاحب یہ مرے ہوئے عیسیٰ مرزا صاحب کے سامنے جسمانی رنگ میں مرزا صاحب کی حالت بیداری میں مرزا صاحب کے پاس آ گئے تھے یا مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی قبر میں گھس گئے تھے۔ پھر کیا تھا۔ قاضی صاحب آنکھوں سے چشمہ اتارتے اور چڑھاتے تھے۔ جواب نہ بن آیا۔ قاضی صاحب بھی پریشان اور مہمان بھی پریشان اور حیران۔ قاضی صاحب کچھ کھسیانے سے ہو کر اپنی خفت اور شرمندگی کو مٹاتے ہوئے فرمانے لگے۔ حافظ اسی موضوع پر مناظرہ لال حسین اختر سے ہوا تھا، میں نے اسے لاجواب کر دیا تھا نا۔

جی قاضی صاحب جیسے آپ نے مجھے لاجواب کر دیا۔

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

اسی طرح اوکاڑہ کے جن گاؤں میں احمدی احباب کے گھر تھے، وہ پروگرام بنا کر سارے گاؤں کی دعوت کرتے، خوب کھلاتے پلاتے، روٹیاں بوٹیاں، چائے میں بالائی اور ساتھ بسکٹ اور مٹھائی۔ جب کھانا کھانے سے احباب فارغ ہونے لگتے۔ مربی صاحب اپنی ڈگڈگی بجانے لگ جاتے۔ یہ سلسلہ روز کا معمول بن گیا، کبھی کسی گاؤں میں کبھی کسی گاؤں، مجھے پتہ چلا تو میں وہاں بن بلائے مہمان بن جاتا۔ جب مربی صاحب لوگوں کو احمدیت سے متعارف کرانے لگتے اور مرزا صاحب کے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے دلائل دیتے، میں ان کا انکار شروع کر دیتا۔ آخر کار انہیں یہ سلسلہ بند کرنا پڑتا۔ یہ سلسلہ سب سے پہلے راؤ سکندر کے چک 40/3R سے شروع ہوا اور اوکاڑہ کی پوری تحصیل میں پھیل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی، میں نے ان کا تعاقب کیا، راؤ سکندر کے چچا راؤ محمد اختر کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حافظ جی کی تبلیغ کو اوکاڑہ کے بہت سے گاؤں کے لوگوں کو احمدیت سے محفوظ رہنے کا سبب بنایا۔ میری یہ باتیں سن کر الحمد للہ بہت سے احمدیوں نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

ایک دن میں اپنی لائبریری میں بیٹھا تھا کہ دو محترمہ تشریف لائیں، سلام کیا، میں نے جواب دیا اور ساتھ پوچھا بھی کہ آپ کے تشریف لانے کی کیا غرض ہے۔ ان میں سے ایک کہنے لگی یہ میرے ساتھ والی طاہر صاحب کی بیوی ہے جس کے ساتھ آپ کی احمدیت پر بات ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگی حافظ صاحب یہ طاہر صاحب کی بیوی مجھے اکثر احمدیت قبول کرنے کی دعوت دیتی رہتی ہے۔ میرا دل نہیں مانتا۔ آج اس نے پھر مجھے دعوت دی ہے۔ میں نے کہا حافظ صاحب کے پاس جاتی ہوں۔ ان سے پوچھوں گی کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ پھر آپ کو بتاؤں گی کہ احمدیت قبول کرتی ہوں یا نہیں۔ یہ کہنے لگی۔ میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔ کہیں تجھے وہ ہمارے خلاف غلط بیانی کر کے بہت زیادہ متنفر نہ کر دیں۔ میں بولا جھوٹے پر تو خداوند تعالیٰ کی لعنت ہے۔ کہنے لگی حافظ صاحب مجھے یہ بتائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے عقائد اور دعوے کیا کیا تھے۔ میں نے کہا میرے پاس مرزا صاحب کی کتابیں بھی موجود ہیں اور کچھ دوسرے احمدی حضرات کی بھی۔ میں آپ کو مرزا صاحب کے عقائد اور دعوے سناتا ہوں۔ جس کو میری بات پر شک ہو کہ خدا جانے یہ بات حافظ جی صحیح کہہ رہے ہیں یا غلط۔ تو محترمہ حوالہ طلب کرے میں مرزا صاحب اور دوسرے احمدی احباب کی کتب سے دکھا دوں گا۔ مرزا صاحب

اوراحمدی حضرات کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری اور اتباع صرف مرزا صاحب نے کی ہے۔ مرزا صاحب ہی خاص متبع تھے نہ ابوبکر صدیقؓ، نہ عمر فاروقؓ، نہ عثمان غنی، نہ حضرت علیؓ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کوئی بھی کامل متبع نہیں ہوا۔ نہ اولیاء، غوث، قطب، ابدال میں سے کوئی کامل متبع ہوا ہے اور نہ قیامت تک کوئی ہوگا۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ 5 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا صاحب کہتے ہیں

مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی مدد اور تائید مل رہی ہے۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ 77، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء صفحہ 17 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا غلام احمد صاحب)

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213 از مرزا غلام احمد صاحب)

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑا، اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 142 از مرزا غلام احمد صاحب)

امام حسن اور امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی اس لئے نہیں بنے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور معارف کے کامل وارث نہ تھے اور نہ کامل متبع نہ تابعدار تھے۔ ان کی اولاد میں سے بھی کوئی نبی نہیں بنا اس کی بھی یہی وجہ ہے۔ (الفضل جلد 3 صفحہ 107)

میں نبی اس واسطے بنا ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا، کامل متبع ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 406-407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا غلام احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنے اور ایسے معجزات دیئے کہ اگر پہلے نبیوں کو ملتے تو وہ قومیں غرق نہ ہوتیں۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار کے قریب ہیں اور میرے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ (اور میرے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔)

(براہین احمدیہ پنجم صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا غلام احمد صاحب)

میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمدؐ ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا غلام احمد صاحب)

ابن مریم کے ذکر چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا غلام احمد صاحب)

دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا غلام احمد صاحب)

عیسیٰ علیہ السلام گرفتار کئے گئے مارے گئے پیٹے گئے۔ منہ پر تھوکا گیا اور تماچے مارے گئے۔ سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا۔ ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں۔ سولی پر لٹکائے گئے، پسلی چھیدی گئی، زخمی کئے گئے، ہڈیاں توڑی گئیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔ مجھے کوئی ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔

(ازالہ اوہام صفحہ 195، 196، 197، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 295، 296، 297)

(انجام آتھم 307، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11، 307 از مرزا غلام احمد صاحب)

اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا صاحب)

اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 275، 276 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 275، 276 از مرزا غلام احمد صاحب)

جتنے خطاب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے ہیں وہ سب کے مجھے بھی دیئے ہیں۔

(تذکرہ کا مطالعہ کریں)

جتنی قرآن شریف کی آیتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں وہ ساری کی ساری میری شان میں بھی نازل فرمائی ہیں۔ (تذکرہ کا مطالعہ کریں)

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 258، 259 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا غلام احمد صاحب)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امہات المومنین ہیں تو میری بیویاں بھی امہات المومنین ہیں۔

(منظور الٰہی صفحہ 336 ملفوظات مرزا غلام احمد، مرتب وشائع کردہ محمد منظور الٰہی)

جن مسلمانوں نے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا وہ آپ کے صحابی ہوئے تو جن احمدیوں نے مجھے دیکھا وہ میرے صحابی ہوئے۔ (دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، مرکزیہ ربوہ صفحہ 43 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب کی نبوت نے مرزا صاحب کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجز صفحہ 23 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب کا ذہنی ارتقاء (یعنی عقل، فہم، دانائی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہنی ارتقاء سے بڑھ کے تھا۔

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجز، مئی 1929ء تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے)

پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجز صفحہ 158، 68 تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے)

مرزا صاحب آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (گویا خاتم النبیین ہیں۔)

(تشحیذ الاذہان صفحہ 31)

میری یہ باتیں سن کر مسلمان خاتون نے طاہر صاحب کی بیوی سے کہا کہ تم میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کر رہی تھی۔ یہ کیسا غیر شریف آدمی ہے، جسے نہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ ہے نہ انبیاء کرام علیہم السلام کا نہ اہل بیت وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اور نہ کسی مسلمان کا۔ میں نے دنیا میں احمدیت سے بڑا فتنہ آج تک نہ سنا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ ایمان انسان کی سب سے بڑی دولت ہے جس پر تم ڈاکہ ڈالنا چاہتی ہو۔ تمھیں تو خود اپنے اور اپنے بچوں کے ایمان کی فکر کرنے چاہیے اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ ہونے سے بچانا چاہیے۔ اگر تم اب بھی احمدیت نہیں چھوڑتی تو میں تمھارے ساتھ ابھی تعلق واسطہ ختم کرتی ہوں۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

احمدی دوستو! دنیا چند روزہ ہے اور آخرت کا سفر بہت لمبا ہے۔ ایمان بہت قیمتی چیز ہے یہ جان، مال، عزت و آبرو سے بڑھ کر قیمتی چیز ہے۔ مرزا صاحب کی کہانی دھوکہ اور فراڈ ہے۔ مرزا صاحب کی تحریریں جھوٹ، کفر، دجل، بے ایمانی اور لغویات پر مشتمل ہیں۔ جماعت احمدیہ اور ان کے مربیوں نے ان تحریروں کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ اگر آپ نے میری باتیں جو مرزا صاحب کی کتابوں سے بھی عرض کروں گا، غور سے سنیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی سمجھ میں ضرور آ جائیں گی۔ میری باتیں سن کر ستائیس احمدیوں نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ آخر وہ جاہل تو نہ تھے۔ اگر آپ چاہیں تو کسی اپنے مربی

صاحب سے میری بات کرادیں۔ میں مربی صاحب سے بھی بات کرنے کو تیار ہوں ۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمٰن خان شاہ عالمی مظفر گڑھی

مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خطیب وامام مسجد توحید (قبرستان والی)

B-1 9 بلاک ٹاؤن شپ لاہور

فون:0092-42-5120403 موبائل:0300-4808818

التماسِ دعاء

تمام مسلمان احباب سے التماس ہے نمازِ پنجگانہ اور اس کے علاوہ جب بھی اپنے اور اپنے احباب کے لئے رب العالمین کے حضور دعا گو ہوں تو ہمارے وہ احباب جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون (خصوصاً مالی تعاون) کیا ان کے فوت شدگان احباب کی مغفرت کے لئے بھی دعا کریں۔

اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے ان احباب کی تمام پریشانیاں رفع فرمائے اور ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

ناظم ادارہ نفیس الحسینیہ

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ
اور ردقادیانیت کیلئے برسرپیکار

ادارہ نفیس الحسینیہ

الحمدللہ ادارہ نفیس الحسینیہ نے مختصر سے عرصہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں کثیر تعداد میں لٹریچر اور کتب شائع کر کے پاکستان کے طول وعرض میں مفت تقسیم کی ہیں۔ الحمدللہ ثمہ الحمدللہ سرپرست ادارہ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی تصنیف کردہ کتب پڑھ کر اور حضرت اقدس کی گفتگو سن کر تقریباً 30 قادیانی توبہ تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں قادیانی ہونے سے محفوظ ہوئے۔

ادارہ کے منصوبہ جات

1- عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کانفرنس، جلسے، سیمینار اور ریلیوں کا اہتمام
2- دنیا کے کونے کونے میں مرزائیت کا تعاقب بذریعہ تحریر و تقریر
3- انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے بیشتر ممالک میں ردقادیانیت کورس کا اہتمام
4- پاکستان کے تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کرام میں جذبہ تحفظ ختم نبوت کو اجاگر کرنا اور ردقادیانیت کیلئے ایک مکمل فورس تیار کرنا۔
5- طلباء کرام کیلئے ردقادیانیت کورسز کا اہتمام
6- طلباء کرام وعوام الناس کے درمیان عقیدہ ختم نبوت ورد قادیانیت پر تحریری و تقریری مقابلوں کا اہتمام
7- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور قادیانیت کا تعارف گھر گھر پہنچانے کیلئے خواتین کی جماعت کی تیاری

ادارہ کی ضروریات

- ☆ ادارہ کیلئے مستقل عمارت
- ☆ ایک وسیع اور جامع لائبریری
- ☆ ایک عدد جدید مکمل کمپیوٹر سیٹ
- ☆ ایک عدد فوٹوسٹیٹ مشین

(ان چیزوں کی اشد اور فوری ضرورت ہے)

اہل اسلام سے اپیل ہے کہ ادارہ کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرما کر شفاعت محمدی ﷺ کے حقدار بنیں۔

ادارہ نفیس الحسینیہ

جامع مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927